صدائے اردو
اردو اسپیکنگ یونین کی اشاعت
اکتوبر ۲۰۱۶ء ۔ ذوالحجہ ۱۴۳۷ھ

اردو اسپیکنگ یونین کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ

۲۰ جولائی ۲۰۱۶ء بروز بدھ یو۔ایس۔یو میں ایک انوکھی بات ہوئی۔ دراصل اس روز اردو ڈراما پر ایک زبردست ورک شپ کا انعقاد کیا گیا تھا جو موریشس کے اردو حلقہ میں دوسرا اور یو۔ایس۔یو کی تاریخ میں پہلا اردو ڈراما ورک شپ تھا۔ اس سلسلہ میں دہلی یونیورسٹی کے ایسوسیئیٹ پروفیسر ڈاکٹر محمد کاظم کو بطور خصوصی مہمان مدعو کیا گیا تھا۔ پروفیسر کاظم نہ صرف اردو ڈراما کے ماہر ہیں بلکہ اردو ادب پر بھی گہری نظر رکھتے ہیں۔

صبح کے تقریباً دس بجے ورک شپ کی تقریب کا شاندار افتتاح ہوا۔ سب سے پہلے یو۔ایس۔یو کے نائب صدر ڈاکٹر صابر گودڑ نے مہمانوں کا پرخلوص استقبال کیا اور اپنی مسرت کا اظہار بھی کیا کہ اردو سے متعلق کوئی تو کام کیا جا رہا ہے اور دہلی یونیورسٹی سے آئے ہوئے ہمارے مہمانِ خصوصی ہمارے درمیان بنفسِ نفیس تشریف فرما ہیں جن سے ہمیں بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملے گا۔

اس کے فوراً بعد موریشس کے جانے مانے ادیب ڈراما نگار، ناول نگار اور افسانہ نگار جناب عنایت حسین عیدن نے موریشس میں اردو ڈراما کی تاریخ پر گہری نظر ڈالی اور تفصیلی جائزہ لیا۔ انہوں نے بتایا کہ پرانے زمانے میں ریڈیو کے ذریعہ ڈراما پیش کئے جاتے تھے جن میں آپ بھی حصّہ لیتے تھے۔ فرانس سے ڈراما پیش کرنے کے لئے لوگوں کو بلایا جاتا تھا۔ پلازا اور پورٹ لوئی تھیئٹر میں اچھے اچھے ڈراما پیش کئے جاتے تھے۔ رفتہ رفتہ اردو اور دوسری مشرقی زبانوں میں بالخصوص آزادی کے بعد قومی سطح پر ڈراما پیش ہوتے رہے۔

ہمارے مہمانِ خصوصی ماہرِ فنِ ڈراما نگاری پروفیسر محمد کاظم نے اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کیا اور اس ورک شپ کے لئے یو۔ایس۔یو کے صدر جناب شہزاد عبداللہ احمد کو اس کوشش کے لئے مبارکباد پیش کی کہ انہوں نے اتنا اچھا فیصلہ کیا۔ تقریب میں تشریف فرما سبھی لوگوں نے ڈراما سے اپنی محبت اور ذوق وشوق کا اظہار کرتے ہوئے ورک شپ کو کامیاب بنانے کے لئے حتی الامکان کوشش کرنے کا وعدہ کیا۔

یو۔ایس۔یو کے سکریٹری انور دوست محمد نے پیش کاری کے فرائض انجام دیے۔ یو۔ایس۔یو کا ہال ڈراما کے شوقین سے بھرا ہوا تھا۔ انور نے سبھی کا دل سے شکریہ ادا کیا اور کہا کہ موقع سے فائدہ اٹھانے کا وقت ہے۔

اس روز ظہرانے کے بعد ورک شپ کے باضابطہ کلاس کا آغاز ہوا۔ ہر روز پابندی کے ساتھ دو نشستیں ہوتی تھیں۔ ہر نشست میں ڈاکٹر محمد کاظم ڈراما پر مشتمل نئی نئی باتیں بتاتے تھے اور ڈراما کے شوکین بڑی ہی دلچپسی سے سنتے تھے۔

مختلف انداز میں مختلف آواز میں ڈراما پڑھے گئے۔ ڈاکٹر محمد کاظم خود اپنی آواز کو بدل بدل کر مکالمہ ادا کرتے اور ہم ان کی نقل کرتے تھے۔ کلاس میں ڈراما ٹوبہ ٹیک سنگھ پڑھا گیا۔ انہوں نے بتایا کہ افسانے کے کسی بھی پہلو کو لے کر ڈراما کیا جا سکتا ہے۔ ڈراما

پھر اداکاری پر گفتگو ہوئی۔ اداکاری ایک فن ہے اور کوئی بھی آدمی جو زبان جانتا ہے، وہ بآسانی اداکاری کر سکتا ہے۔ اور وہ اپنا مکالمہ حسن وخوبی اور روانی کے ساتھ ادا کر سکتا ہے۔

ڈراما ایک ایسا فن ہے گویا دیا سلائی سے محل تعمیر کرنا ہو۔ پروفیسر کاظم ہم سے جو کچھ بھی کہتے یا بتاتے اسے عملی طور پر کر کے دکھاتے اور ہم سے اس کی مشق بھی کراتے تھے۔ مکالمہ، لہجہ، اداکاری کا انداز اور آواز کا اتار چڑھاؤ اور اسٹیج پر حرکات کیسے کرنی ہوتی ہیں۔

الغرض اس آٹھ دنوں کے کورس میں شروع سے آخر تک ہر نشست بہت ہی دلچسپ اور نئی نئی باتوں پر مشتمل ہوتی تھی۔ ڈراما کی ریڈنگ ہوتی اور فی البدیہہ مکالمہ لکھا جاتا اور اسے پیش بھی کیا جاتا تھا۔ اداکاری پر تفصیلی بات ہوئی۔ فوری طور پر کسی صورتِ حال کے مطابق اداکاری بھی کرائی جاتی تھی۔ ہر کوئی اپنی سوچ اور خیال کے مطابق اپنا اسکرپٹ لکھتا تھا۔ ڈراما کے الف، بے سے یے تک جتنی بھی ضروری چیزیں ہیں سب پر روشنی ڈالی گئی۔

اردو کی ترویج واشاعت کے لئے نہ صرف غزل، افسانہ یا پھر کہانی کی تخلیق ضروری ہے بلکہ ڈراما بھی ایک مؤثر ذریعہ ہے جو اردو کی میراث اور سرمایہ ہے ۔ اردو ادب کی تبلیغ کے لئے بہترین ذریعہ ہے جو طاقِ نسیاں ہو گیا ہے یا پھر گھٹ گھٹ کے زندہ ہے۔ ڈراما تفریحِ طبع کا ذریعہ بھی ہے جو ناظرین کو بڑی حد تک متاثر کرتا ہے۔

بروز اختتامِ تقریب پروفیسر ڈاکٹر محمد کاظم نے دیدۂ تر سے کہا اگر آپ لوگوں نے میرے کام کو پسند فرمایا تو میرے لئے باعثِ خوشی وکامیابی ہے۔ ڈراما فکر کرنے سوچنے کا فن ہے جو ایک آدمی کے دماغ میں آتا ہے اور وہ اسے تخلیق کرے اور اسے اسٹیج پر پیش کرنے کی کوشش کرے ورنہ سب کچھ کیا دھرا پانی میں مل جائے گا۔ نہ کوئی اثر ہو گا نہ وجہ ہو گی۔ اگر اردو زبان اور تہذیب کو زندہ رکھنا ہے تو ڈراما کی تخلیق اور اسٹیج پر ایمانداری کے ساتھ کرنا پیش ہے۔ لوگ آتے جائیں گے اور منزل بھی مل جائے گی۔

فاروق حسنو